روزنامہ
FR-10
1913ء سے جاری شدہ
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 24 مارچ 2016ء 14 جمادی الثانی 1437 ہجری 24۔امان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 69

حضرت عثمانؓ کا عشق قرآن

خلیفہ رسولؐ حضرت عثمانؓ کے گھر کا باغیوں نے محاصرہ کر رکھا تھا اور سنگ باری ہو رہی تھی مگر حضرت عثمان اس آخری وقت میں بھی قرآن کی تلاوت کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ ایک بدبخت نے جب آپ پر تلوار سے وار کیا تو آپ کے خون کے قطرے قرآن پر گرے اور آپ نے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ (الاستیعاب تذکرہ حضرت عثمانؓ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''اللہ تعالیٰ نے سچے علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآن شریف میں اس اُمّت کو دیا ہے۔ جو شخص ان حقائق اور معارف کو پا لیتا ہے جو قرآن شریف میں بیان کئے گئے ہیں اور جو محض حقیقی تقویٰ اور خشیۃ اللّٰہ سے حاصل ہوتے ہیں، اُسے وہ علم ملتا ہے جو اس کو انبیاء بنی اسرائیل کا مثیل بنا دیتا ہے۔ ہاں یہ بات بالکل سچ ہے کہ ایک شخص کو جو ہتھیار دیا گیا ہے اگر وہ اُس سے کام نہ لے تو یہ اُس کا اپنا قصور ہے نہ کہ اُس ہتھیار کا۔ اِس وقت دنیا کی یہی حالت ہو رہی ہے۔......

بہت سے لوگ ہیں جو اوباشانہ اور عیاشانہ حالات زندگی رکھتے ہیں اور وہ دنیا کا فخر، دنیا کی عزت اور املاک و دولت چاہتے ہیں۔ اس قسم کی آرزوؤں اور تمناؤں اور اُن کے پورا کرنے کی تدبیروں اور تجویزوں میں ہی اپنی عمر کھو بیٹھتے ہیں۔ اُن کی آرزوؤں کی انتہا نہیں ہوتی کہ پیغام موت آجاتا ہے۔ اب اُن کو بھی اللہ تعالیٰ نے قویٰ تو دیئے تھے۔ انہیں قویٰ سے اگر کام لیتے تو حق کو پالیتے۔ اللہ تعالیٰ نے تو کسی سے بخل نہیں کیا لیکن ایسے لوگ خود قویٰ سے کام نہیں لیتے۔ یہ ان کی اپنی بدبختی ہے۔ نیک بخت اور مبارک ہے وہ شخص جو اُن خداداد قویٰ سے کام لے۔

بہت سے آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب اُن کو کہا جاتا ہے کہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے اوامر کی پیروی کرو اور نواہی سے پرہیز کرو۔ تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے کیا ولی بننا ہے؟ اس قسم کا کلمہ میرے نزدیک کلمۂ کفر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدگمانی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور کیا کمی ہے۔ اُس کے پاس سرکار کی طرح کوئی محدود نوکریاں تو نہیں ہیں جو ختم ہو جائیں۔ بلکہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلقات پیدا کرلے وہ ان فیوض سے بہرہ ور ہو سکتا ہے جو پہلے راستبازوں کو دیئے گئے تھے۔ بر کریماں کارہا دُشوار نیست۔ اللہ تعالیٰ نے جو اپنے محبوب بندوں کا نام ولی رکھا ہے تو کیا ولی بنانا خدا تعالیٰ کے نزدیک مشکل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ اُس کے نزدیک بہت سہل امر ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ انسان راستی کے ساتھ اس کی راہ میں قدم رکھنے والا ہو اور اُس کے راستے میں صبر و استقلال اور وفاداری کے ساتھ چلنے والا ہو۔ کوئی دُکھ اور تکلیف اور مصیبت اس کے قدم کو ڈگمگا نہ سکے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرتا ہے اور اُن باتوں سے الگ ہو جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی نارضامندی کا موجب ہوتی ہیں اور سچی پاکیزگی اور طہارت اختیار کر لیتا ہے اور گندی باتوں سے پرہیز کرتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اُس کے ساتھ ایک تعلق پیدا کر لیتا ہے اور اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے دُوری اختیار کرے اور گندگی سے نکلنے کی کوشش نہ کرے تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا''۔

(جلسہ الوداع کی تقریب پر حضرت مسیح موعود کی تقریر نومبر 1899ء)

سیدنا بلالؓ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان اور اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

''میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل و عیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔''

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا۔

''یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔''

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

''پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔''

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔ اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کیلئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔ (صدر سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

دائمی تباہی کا راستہ Path to Perdition

عرفان حسین .... انگریزی سے ترجمہ: شریف احمد بانی

چارسدہ کی باچا خاں یونیورسٹی میں دہشت گردی کا حالیہ حملہ معصوم پاکستانی نوجوانوں پر ہونے والا حملہ، خونی حملوں کے لامتناہی سلسلہ کی ایک اور کڑی ہے، لیکن ہم ان وحشی دیوانے دہشت گردوں کے اس قدر زیادہ ہولناک واقعات کا سامنا کر چکے ہیں کہ یہ سب خونی واقعات ہمیں ایک ہی شیطانی واقعہ کی کڑی نظر آتے ہیں۔

تاہم ہر چند لمحات کے بعد ایک خاص واقعہ میرے دل میں لرزہ طاری کر دیتا ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ اس میں کوئی زیادہ خونریزی ہوئی تھی بلکہ صرف اس کی یاد ہی مجھے خوفزدہ کر دیتی ہے۔ میری زندگی میں، میرے لئے، ملالہ یوسف زئی پر قاتلانہ حملہ ایسا ہی ایک واقعہ تھا۔ ایک چودہ سالہ معصوم بچی کے سر میں صرف اس لئے گولی مار دی گئی کہ وہ صرف تعلیم حاصل کرنے کا حق مانگتی تھی۔ نہ صرف پاکستان، بلکہ ساری دنیا اس کھلی کھلی دہشت گردی پر حیران و پریشان رہ گئی اور یہی وجہ ہے کہ ملالہ یوسف زئی اپنی فصاحت و بلاغت اور مصمم ارادہ کی وجہ سے بین الاقوامی طور پر عزت کا نشان بن گئی۔

آرمی پبلک سکول پشاور

جس میں 140 لوگ شہید ہو گئے اور ان میں زیادہ تر بچے تھے اس پر حملہ بھی ایک اور فیصلہ کن گھڑی تھی۔ محض اس حملہ کی شرانگیزی اور شیطنت کے نتیجہ میں اس قدر غصہ پیدا ہو گیا، جس نے کمزور، کم ہمت اور کم حوصلہ سیاستدانوں کو بھی مجبور کر دیا کہ وہ ان ظالم قاتلوں اور ان کے ساتھیوں کے خلاف سخت ترین فوجی ایکشن کا فیصلہ کریں۔ آپریشن ضرب عضب کو بھرپور عوامی حمایت حاصل ہے اور اس کے نتیجہ میں خاصی تعداد میں فوجی جوان شہید بھی ہوئے ہیں۔ لیکن دشمنوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

دہشت گردی کے ان واقعات کی مذمت کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ واقعات خلا میں یونہی رونما نہیں ہو رہے۔ خود ہماری ریاست نے ان دہشت گردوں کے لئے سازگار ماحول پیدا کیا ہے اور ان کے پھلنے پھولنے کے لئے زرخیز زمین مہیا کی ہے۔ ان میں سے بیشتر گروہوں کو ہماری انٹیلیجنس ایجنسیوں نے اپنے اپنے اندرونی اور بیرونی ایجنڈا کی تکمیل کی خاطر خود پروان چڑھایا۔ یاد رکھنے کی ضروری بات یہ ہے کہ خود ریاست کی سرپرستی اور اجازت سے ملک کے طول و عرض میں مدارس قائم ہو گئے۔ جہاں اکثر اسلام کے نام پر وہ زہریلا اور مسموم سبق پڑھایا جاتا ہے۔ جو سعودی عرب کے شاہی خاندان کے ایماء پر دوسرے مسلمان ممالک کو ایکسپورٹ کیا جاتا ہے بہت کم ایسے مدارس ہیں۔ جہاں موجودہ زمانہ کے مناسب حال تعلیم اور ہنر سکھائے جاتے ہیں۔

ملاحضرات اور مذہبی پارٹیوں نے غیر معمولی طاقت اور اثر رسوخ حاصل کر لیا ہے۔ پارلیمنٹ میں ان کی جس قدر سیٹیں ہیں۔ یا انہیں جتنے ووٹ حاصل ہوتے ہیں اس کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہ مدارس کے طلباء کو نفرت انگیز تعلیم دیتے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں دوسرے مسالک کے طلباء سے نفرت کرنا سکھایا جاتا ہے۔

اگرچہ اس برائی نے جنرل ضیاء الحق کے دور میں سر اٹھایا تھا مگر اس جرنیل کے سیاسی اور فوجی جانشینوں نے اس برائی کے خاتمہ کے لئے ذرہ برابر کوشش نہیں کی کہ قوم اس تباہی کے راستہ پر نہ چلے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اب ہم دائمی تباہی کے دہانہ تک پہنچ چکے ہیں۔

جب ایک بچہ توہین رسالت کے الزام کے نتیجہ میں ملنے والی سزا کے خوف سے اپنا ہی ہاتھ کاٹ ڈالتا ہے۔ تو ایسے معاشرہ کی ذہنی حالت کے بارہ میں آپ کیا کہیں گے۔ جب مسجد کے امام شبیر احمد نے بچوں سے سوال کیا کہ جو حضرت محمدؐ سے محبت نہیں کرتا وہ ہاتھ کھڑا کرے۔ پندرہ سالہ انور نے غلطی اور نادانی سے ہاتھ کھڑا کر دیا اور فوراً اس پر توہین رسالت کا الزام لگا دیا گیا۔ اس کی آنکھوں میں ان لوگوں کا انجام گھوم گیا جن پر اس سے پہلے ایسا الزام لگ چکا ہے۔ وہ فوراً اپنے گھر کی طرف بھاگا، درانتی سے ہاتھ کاٹ ڈالا اور خبروں کے مطابق، پلیٹ میں رکھ کر اپنا ہاتھ امام صاحب کے سامنے رکھ دیا۔

ستم ظریفی تو یہ ہے کہ اس واقعہ کی تحسین و تعریف کی جارہی ہے اور بچے کے والدین اس بات پر خوش ہیں اور ان کا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے۔ امام کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ لیکن جب کسی نے بھی اس کے خلاف شکایت درج نہیں کروائی تو اسے فوراً چھوڑ دیا گیا۔ لیکن جب ساری دنیا میں یہ واقعہ اخبارات میں شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوا۔ تو اسے دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ جلد ہی رہا کر دیا جائے گا اور سلمان تاثیر کے قاتل ممتاز قادری کی طرح ہیرو بن جائے گا۔ جس طرح ممتاز قادری کو ایک ولی کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ ایسے ہر خوفناک واقعہ کے بعد ہاتھ ملنے اور مگرمچھ کے آنسو بہانے کی بجائے ہمیں اس ماحول کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ جب ایسے ظالموں اور مجرموں کو بلند مرتبہ پر بٹھا دیا جاتا ہے۔ جب ممتاز قادری کو عدالت میں پیش کیا گیا تو یہ وکیل ہی تھے۔ جنہوں نے اس پر پھول نچھاور کئے۔ وکلاء حضرات کا شمار معاشرہ کے سب سے زیادہ پڑھے لکھے طبقہ میں ہوتا ہے۔ اگر یہی لوگ ایک قاتل کا استقبال تالیوں سے کرتے ہیں تو باقی معاشرہ سے آپ کیا امید رکھ سکتے ہیں۔

کئی لرزہ خیز دہشت انگیزی کے واقعات میں اعلیٰ ترین تعلیم یافتہ نوجوان گرفتار ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنے جرائم کا اعتراف بھی کیا ہے۔ اس طرح یہ بات بھی غلط ثابت ہو جاتی ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے نتیجہ میں دہشت گردی ختم ہو جائے گی۔ سچائی تو یہی ہے کہ ہماری درسگاہیں علم کی روشنی پھیلانے کی بجائے نفرت اور جہالت کے مراکز بن گئی ہیں اور ہمارے مدرسے اور مساجد اکثر اوقات تعصب پھیلانے کا ذریعہ ہیں۔

جب تک ہم ان تلخ حقائق کا سامنا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ حالات مزید بگڑتے جائیں گے۔ عوامی رائے شماری کے کئی جائزوں سے یہ ثابت ہوا ہے کہ نوجوان پاکستانیوں میں مذہبی انتہاء پسندی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ جب تک تعلیمی معیار گرتا رہے گا اور TV چینل بے معنی، غیر منطقی اور خلاف عقل پروگرام اسی طرح دکھاتے رہیں گے۔ مذہبی انتہاء پسندی بڑھتی رہے گی۔ تحمل اور برداشت کا فقدان ہوتا رہے گا اور نتیجہ ظاہر ہے۔ مزید قتل ہوتے رہیں گے۔ مزید ہاتھ کٹتے رہیں گے۔

(ڈان کراچی 23 جنوری 2016ء)

دوراندیشی اور غور و فکر کا بلند منار۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُرجیت سنگھ لانبہ سکھ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں آپ ہندوستان کے مشہور شاعر اور ادیب ہیں۔ 2004ء میں اردو میں آپ کی ادبی خدمات کی وجہ سے اردو اکیڈمی دہلی نے آپ کو ایوارڈ سے نوازا۔

سُرجیت سنگھ لانبہ اپنی کتاب ''قرآن ناطق (محمد ﷺ)'' میں لکھتے ہیں:۔

حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی حق پسندی، دوراندیشی اور غور و فکر کا بلند مینارہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرم ﷺ کو حسنِ فراست، فکر کی بلندی اور صبر و استقلال کی عظیم دولت سے نوازا تھا۔ حضور ﷺ نہایت خاموشی سے حالات و کوائف کا جائزہ حق و صداقت اور فہم و فراست کی روشنی میں لیتے تھے۔ حضور ﷺ اپنی شگفتہ مزاجی اور پُرنور فطرت سے زندگی کے واقعات، لوگوں کے معاملات اور جماعتوں کے احوال کا مطالعہ فرما کر بہت ہی دانش مندی اور تدبر کے ساتھ قدم اٹھاتے تھے۔

اہلِ مکہ جس جہالت اور خرافات میں مبتلا تھے اسے آپؐ ناپسند فرماتے تھے اور ان کاموں میں شرکت فرماتے تھے جو خیر و صداقت پر مبنی ہوتے اور جسے آپ بہتر نہیں سمجھتے تھے اس سے دور رہتے تھے۔ عرب معاشرے میں شراب کا عام استعمال ہونے کے باوجود آپ ﷺ نے کبھی شراب کو منہ نہیں لگایا اور نہ ہی بتوں کے لئے منعقد کی جانے والی تقاریب میں کبھی شرکت کی۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اوپر تحفظ کا سایہ کیا ہوا تھا۔ جب کبھی بھی کسی ناپسندیدہ رسم و رواج کی طرف آپ ﷺ کی طبیعت مائل ہوئی تو فضلِ خداوندی دخیل ہو کر رکاوٹ بن گئی۔ ابنِ کثیر سے ایک روایت ہے کہ ایک بار حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''میرے اندر دو دفعہ کے علاوہ کبھی ناپسندیدہ کاموں کا خیال پیدا نہ ہوا۔ لیکن دونوں دفعہ اللہ تعالیٰ نے میرے اور ان کاموں کے درمیان رکاوٹ پیدا کر دی۔ اس کے بعد کبھی میرا دل اس طرف راغب نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسالت کی فضیلت بخش دی۔''

حضور ﷺ اپنی قوم میں مندرجہ ذیل کریمانہ عادات سے بے حد ممتاز تھے:

☆ شیریں کلام اور بلند اخلاق کی دولت سے مالا مال تھے۔
☆ حلیمانہ اور بامروت مزاج رکھتے تھے۔
☆ بہت اچھے ہمسایہ اور پڑوسی تھے۔
☆ بہت بڑے دوراندیش اور بصیر تھے۔
☆ بے حد نرم گفتار اور رحیمانہ مزاج کے مالک تھے۔
☆ خیر کے خواہاں اور کریمانہ اوصاف کے حامل تھے۔
☆ عہد کے پابند اور وعدہ وفا کرنے والے تھے۔
☆ اعلیٰ درجے کے امین اور حد درجے کے صلح پسند تھے۔
☆ راست گفتار اور خصائل حمیدہ کے حامل تھے۔

حضرت خدیجہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ

☆ ناداروں، یتیموں اور بے سہارا لوگوں کی امداد و کفالت کرتے تھے۔
☆ دل میں مہمان نوازی کا سمندر موجزن تھا۔
☆ مصائب کی گھڑی میں صبر و تحمل کا دامن نہیں چھوڑتے تھے۔

آپ کی کریمانہ عادات کی بناء پر قوم نے آپ ﷺ کو امین کے لقب سے نوازا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی پوری زندگی حسنِ اخلاق کی تفسیر ہے۔

(قرآن ناطق محمد ﷺ از سرجیت سنگھ لانبہ صفحہ 58 تا 61۔ مطبع: میٹرو پرنٹرز لاہور 2008ء)

مکرم رشید احمد امریکن صاحب۔ تقریر جلسہ سالانہ امریکہ 2014ء
ترجمہ زکریا ورک صاحب

ربوہ کا سفر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات

میرا نام رشید احمد امریکن ہے۔ میں احمدیت کی آغوش میں 1947ء میں آیا تھا۔ میں پہلا امریکن تھا جو پاکستان گیا تا کہ جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر سکے۔ وہاں میں نے اپنے وقت کا کثیر حصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زیر تعلیم رہنے اور ان کی خدمت کرنے میں صرف کیا۔ بعد میں امریکہ میں عاجز نے بطور مربی خدمات سرانجام دیں۔ قبول احمدیت سے قبل میں شکاگو کی سڑکوں پر ایک ایسا نوجوان تھا جو لوٹ کھسوٹ کی آزاد زندگی گزار رہا تھا، جس کی جیب میں ہر وقت کیش ہوتا، عمدہ زیورات، عمدہ لباس اور جسم کے ایک طرف لٹکا ہوا پستول۔ میرے خام خیال میں میں نے زندگی کا راز جان لیا تھا۔ لیکن میں زندگی کے اعلیٰ مقصد کو جاننے پر تلا ہوا تھا، اور اس اعلیٰ مقصد کو جاننے کیلئے تعلیم حاصل کرنا ضروری تھا۔ شکاگو کے ساؤتھ سائیڈ پر واباش ایونیو پر واقع احمدیہ بیت الذکر جانے کے بعد میں نے عزم کیا کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں میں کچھ سیکھ سکتا ہوں۔ میں احمدیت قبول کر کے اس مذہب کیلئے زندگی وقف کر دینا چاہتا تھا۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو خط لکھا جس کے جواب میں درج ذیل خط موصول ہوا۔

جس چیز کا تم نے عزم کیا ہے وہ یقیناً مقدس اور شان دار ہے (یعنی زندگی وقف کرنا)، مگر اس کے ساتھ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے جس کیلئے دیانت دارانہ اور ہوش مندی سے غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ایک ایسا قدم ہے جو ایک دفعہ لے لیا تو پھر اس کے بعد واپس لوٹ جانے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ اسی طرح یہ مشکل ترین کام ہے، کسی بھی طرح یہ آسان کام نہیں۔ اس لئے اس فعل کا مالہ و ما علیہ کا جاننا اور دماغ میں رکھنا لازم ہے۔ زندگی وقف کرنے کے بعد انسان تمام مادی خواہشات، اور دنیوی مسرتوں کو رد کر دیتا ہے۔ انسان وعدہ کرتا ہے کہ وہ خدا کے دین کا دفاع اپنی قابلیت کے مطابق کرے گا۔ ان تمام مشکلات اور رکاوٹوں کے پیش نظر ایسا انسان جس نے زندگی وقف کی ہو وہ مسرت صرف خدا سے حاصل کرتا ہے اور کہیں ادھر ادھر حرف شکایت زبان پر نہیں لاتا۔ اگر کوئی مشکلات راستے میں آئیں، اور کمیونٹی اس کی مدد نہیں کر سکتی تو پھر اس کو کامیابی سے ہمکنار نہ ہونے پر شکایت کا کوئی حق نہیں، کیونکہ اس نے خدا کی خوشنودی کی خاطر خود کو وقف کیا ہے، اس لئے اس کو شکایت کا کوئی حق نہیں ہوگا۔

میرا سفر پاکستان

ایک سال تک بچت کرنے کے بعد میں نے مال بردار جہاز سے پاکستان جانے کیلئے ٹکٹ $550 میں خرید لیا۔ ایک بندرگاہ سے دوسری بندرگاہ تک یہ سفر 32 روز کا تھا، تا آنکہ یہ جہاز کراچی پہنچ سکتا۔ جب سفر کی تفصیل خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بھیجی تو آپ نے فرمایا یہ سفر بہت لمبا ہے اور یہ کہ میں جلسہ سالانہ کے ایام میں دسمبر تک پاکستان پہنچ جاؤں۔ آپ نے مشورہ دیا کہ میں ہوائی جہاز سے سفر کروں۔ میں نے مال بردار جہاز کا ٹکٹ خریدا ہوا تھا مگر واپس کر دیا۔ جماعت نے مجھے 150 ڈالر ٹکٹ خریدنے کیلئے دیئے۔ پین امریکن ایئر لائنز کا ٹکٹ سات سو ڈالر کا تھا۔

گرفتاری اور رہائی

جہاز نے شکاگو سے لندن، وہاں سے اٹلی، پھر دمشق جانا تھا۔ مگر دمشق کی پرواز منسوخ ہوگئی اور میں بغداد پہنچ گیا۔ لاعلمی کی بناء پر مجھے معلوم نہیں تھا کہ ویزہ کیا ہوتا ہے اور یہ کہ عراق میں داخلہ کیلئے مجھے ویزہ کی ضرورت تھی۔ ائیر پورٹ پر خوش تھا کہ ایک مسلمان ملک میں ہوں اس لئے میں نے شہر جانے کا فیصلہ کیا۔ میں شہر میں گیا تا دیکھوں وہاں کیا کچھ ہے مگر ایک پولیس آفیسر نے مجھے گرفتار کر لیا اور سوال کیا میں یہاں کیوں ہوں؟ میں نے جواب دیا کہ چونکہ جہاز یہاں اترا ہے اس لئے یہاں ہوں۔ میرا مقصد یہاں آنے کا نہیں تھا اس لئے اس نے مجھے اپنی حراست میں لے لیا۔ جب پاکستانی لوگوں کو علم ہوتا کہ میں پاکستان کیلئے عازم سفر ہوں تو ہر ایک کا یہی پیغام ہوتا جب لاہور جاؤ تو میرے کزن کو یہ چیز دے دینا۔ جب کراچی جاؤ تو میرے بھائی کو یہ چیز دے دینا۔ چنانچہ میرا سامان کافی سارے تحائف تھے۔ جب انہوں نے مجھ سے استفسار کیا کہ میں کون ہوں اور یہاں کیا کر رہا ہوں تو میں نے بتایا کہ میں امریکن ہوں۔ اس پر ایک آفیسر نے کہا: یہ امریکن نہیں کیونکہ امریکن دو اوورکوٹوں کے ساتھ سفر نہیں کرتے۔ اس کے پاس اوورکوٹ کے علاوہ بھی اوورکوٹ ہے۔ شاید رات کو یہ ایک اورکوٹ میں سوتا اور دوسرے کو اپنے اوپر (چادر کے طور پر) اوڑھتا ہے۔

میرے پاس ایک ریڈیو بھی تھا۔ یہ دیکھ کر پولیس آفیسر نے کہا: ”یہ ریڈیو جس کے ساتھ اڈاپٹر adapter ہے یہ وائرلیس سیٹ بن سکتا ہے۔ پھر اس کے پاس قسم قسم کے پارک پین ہیں، پرفیوم ہیں، یہ آخر کر کیا رہا ہے؟ یہ صحرا میں سوتا، اوورکوٹ سے خود کو اوڑھ لیتا، صبح اٹھ کر یہ چھوٹے تحائف فروخت کر کے پیسے کماتا ہے۔

اب میں حواس باختہ ہو چکا تھا، امریکہ سے باہر یہ میرا پہلا سفر تھا، اب کیا کروں؟ میں نے وضاحت کرنا چاہی تو انہوں نے کہا نہیں ہرگز نہیں۔ جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا وہ ہرگز سننے کیلئے تیار نہیں تھے۔ جہاز سے جو سامان اتارا گیا تھا وہ سارا لے گئے۔ جہاز میرے بغیر آگے روانہ ہو گیا اور میں ہر بات سے لاعلم تھا۔ میں ٹیلی گرام بھیجنا چاہتا تھا اور میرے پاس صرف پچاس ڈالر تھے۔ میں نے ایک شخص سے کہا کراچی ٹیلی گرام بھیجنا چاہتا ہوں۔ وہ انگلش نہیں بولتا تھا اور میں عربی نہیں بولتا تھا۔ اس نے حساب لگا کر بتایا کہ 150 ڈالر خرچ آئے گا۔ میری جیب میں صرف پچاس ڈالر کیش تھا اس لئے میں نے اس سے کہا: میاں تمہیں کیا مسئلہ ہے؟ دنیا میں کوئی ایسی ٹیلی گرام ایسی نہیں جس کا خرچ 150 ڈالر ہو۔ اس نے جواباً کہا: مجھے کچھ نہیں پتہ اگر بھیجنا چاہتے ہو تو خرچ 150 ڈالر ہوگا۔

میں نے ٹیلی گرام نہیں بھیجا، اب میں دگرگوں حالت میں تھا۔ میں نے گرفتار کرنے والے آفیسر سے کہا میں یہاں رہنے کا خرچ برداشت نہیں کر سکتا۔ اس نے جواب دیا تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں، لیکن جو بھی دستاویز تمہارے پاس آئے اس پر دستخط کر دو، ہم خرچ برداشت کریں گے۔

اب کراچی میں کیا ہوا، ائیر پورٹ پر کراچی کی ساری جماعت پہلے امریکن کو پاکستان میں دیکھنے کی منتظر تھی۔ ان کو کوئی ٹیلی گرام نہیں آیا تھا، اس کی کوئی خبر نہیں تھی مسٹر رشید کہاں تھا؟ جماعت کراچی نے لندن فون کیا انہوں نے جواب دیا: وہ یہاں سے روانہ ہو چکا ہے لیکن ہمیں معلوم نہیں وہ اس وقت کس ملک میں ہے؟ اور میں عراق میں بیٹھا ہوا تھا۔ آخر کار جب میں نے پین امریکن ائر لائنز کو اپنی بپتا سنائی تو جس سے شخص سے میں گفتگو کر رہا تھا اس نے گفتگو کے دوران ایک نام کو شناخت کر لیا۔ میں نے گفتگو میں ڈاکٹر خلیل احمد ناصر کا نام لیا جو امریکہ میں مشنری انچارج تھے۔ اس نے یہ نام پہچان لیا اور کہا: اوہ میں یہ نام جانتا ہوں، تمہارے سے پہلے وہ یہاں تھے اس لئے میرے ساتھ آؤ۔ وہ قطار کے آخر پر لے گیا اور کمانڈنگ آفیسر سے کہا: میں آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں اس شخص کو داخلے کے بارے میں اور بین الاقوامی جاسوسی کا کچھ علم نہیں ہے۔ وہ مجھے اسرائیلی جاسوس ثابت کرنا چاہتے تھے کیونکہ اس وقت 1947ء میں جنگ فلسطین جاری تھی۔

کراچی میں آمد

جب اس شخص نے مسئلہ حل کر دیا تو مجھے رہا کر دیا گیا۔ جب کراچی پہنچا تو وہاں میرے استقبال کیلئے کوئی بھی نہیں تھا۔ جماعت کراچی اس سے پہلے آ چکی تھی لیکن جب میں پہنچا استقبال کیلئے وہاں کوئی فرد نہیں تھا۔ مجھے جو ایڈریس دیا گیا تھا وہاں مجھے دو شخص ٹیکسی کے ذریعہ لے گئے۔ جو ایڈریس دیا گیا تھا وہ یہ تھا: مسٹر لطیف احمد، مقابل بوائز سکول۔ ایک نے مجھ سے پوچھا کہاں جانا چاہتے ہو؟ سڑک کا کیا نام ہے؟ میں نے کہا میں بوائز سکول کے مقابل مکان پر جانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے سمجھا یہ سڑک کا نام ہے اس لئے وہ سڑک کی تلاش میں رات کے بارہ بجے تک ادھر ادھر ڈرائیو کرتے رہے۔ پھر کہا پاکستان میں بوائز سکول کے مدمقابل کے نام کی کوئی سڑک نہیں۔ میں مصر تھا کہ میرے پاس ٹھیک پتہ ہے مگر وہ نفی میں جواب دیتے رہے۔ پھر مجھ سے پوچھا تم یہاں کیوں آئے ہو، یہ ایک نیا ملک ہے۔ یہ 1948ء کی بات ہے۔ ہمارے پاس کوئی انفراسٹرکچر نہیں، ہمارے پاس سکول نہیں۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ میں دیوانہ ہوں جو امریکہ سے یہاں آیا ہوں۔ امریکہ جہاں سکول ہیں، اور پاکستان آیا ہوں جہاں سکول نہیں کیونکہ یہ ایک نیا ملک ہے۔ اب انہوں نے فیصلہ کیا اس شخص نے ہمارا کافی وقت ضائع کیا ہے اس لئے اس سے چھٹکارا پانا چاہئے۔ مجھ سے چھٹکارا پانے کیلئے ان کو نرالی تجویز سوجھی کیونکہ ان کے چہروں پر مسکان تھی۔ مجھے احساس ہو گیا کہ لگتا ہے گڑ بڑ ہے۔ انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ کسی مرزائی کے گھر مجھے پھینک اتاریں گے۔

پاکستان میں احمدیوں کو 'مرزائی' کہا جاتا ہے۔ وہ مجھے 'مرزائیوں' کے صدر مقام لے گئے اور دروازے پر دستک دی۔ کسی نے دروازہ کھولا اور لائٹ آن کر دی۔ روشنی میں میں نے حضرت مسیح موعود کی تصویر دیکھی۔ میں نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا تم جا سکتے ہو مجھے اسی کی تلاش تھی۔ انہوں نے رفو چکر ہونے میں خیریت سمجھی۔ میں نے سوچا مجھے اور کیا چاہئے حضرت مسیح موعود کی تصویر۔ جس شخص نے دروازہ کھولا وہ مجھے دیکھ کر اتنا خوشی سے لبریز تھا کہ رات بارہ بجے گھر والے میرے جوتے پالش کر رہے تھے۔

لاہور میں آمد

یہاں سے میں لاہور روانہ ہو گیا۔ لاہور میں میرے استقبال کے پروگرام میں اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے دفتر جانا شامل تھا اور تقریر کرنی تھی۔ اس کے علاوہ اور بھی انتظامات تھے۔ میں نے استدعا کی میں یہاں نہیں رہنا چاہتا اور ربوہ جانے پر اصرار کیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے چھوٹے بھائی تھے انہوں نے مشورہ دیا اگر یہ شخص اپنے آقا سے ملنے کا اس قدر مشتاق ہے، تو اس کو مت روکو۔ اس کی سواری کا انتظام کرو۔ چنانچہ میں ربوہ روانہ ہو گیا۔

ربوہ میں آمد

ربوہ سٹیشن پر رات کے آٹھ بجے حضرت خلیفة المسیح الثانی بہ نفس نفیس موجود تھے۔ وہاں اس وقت بجلی نہیں تھی، موم بتیاں اور لالٹین تھیں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا سفر کیسا رہا اور میں نے مختصر جواب دیا۔ فرمایا اچھا پھر، وہ اپنی رہائش گاہ کی طرف پیدل جا رہے تھے۔ میں بھی ان کے ہمراہ چل رہا تھا۔ جب وہ اپنے کمرے میں گئے تو میں بھی اندر چلا گیا۔ فرمایا: اوہ نہیں۔ پھر وہ مجھے کوارٹر تحریک جدید میں لے گئے جہاں میں نے قیام کیا۔ اگلے روز اچھے لباس میں تیار ہو کے میں خلیفة المسیح سے ملاقات کیلئے گیا یعنی شلوار قمیض اور اچکن جو کسی نے مجھے دی تھی۔ میں مخصوص پنجابی لباس میں تھا۔ مجھے دیکھ کر پوچھا: کیا تم ہمیشہ ایسا لباس پہنتے ہو؟ میں نے کہا نہیں حضور یہ مجھے کسی نے دیا ہے۔ فرمایا: میں تمہیں نصیحت کرنا چاہتا ہوں، دوسرے لوگوں کے رسم و رواج کو اپنانے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ مثلاً اگر ایک پنجابی کو رفع حاجت کی ضرورت ہو اور سڑک پر جا رہا ہو تو وہ کنارے پر بیٹھ کر ایسا کر لے گا۔ مگر تم کس چیز کے عادی ہو؟ یعنی باتھ روم میں جانا کیونکہ یہ امریکن سٹائیل ہے۔ اس لئے اگر تم اپنے طور طریقے کو دوسروں کے طریقوں کی خاطر چھوڑ دو گے تو تم نقصان اٹھاؤ گے۔

اگلے روز اچھے لباس میں ملبوس ان سے ملاقات کیلئے گیا تو فرمایا: تمہارا ہر طرف شہرہ ہے۔ تم رات گئے آئے اور لوگ تمہیں ملنے کے خواہشمند ہیں۔ کوئی خدمت کا کام تلاش کر لو، لوگوں کو خوش آمدید کہو جو ملنے آ رہے ہیں۔ یہ جلسہ سالانہ کے ایام تھے۔ میں ادھر ادھر گیا۔ مجھے روٹی تقسیم پر لگا دیا گیا۔ اس جگہ جو قطار میں سب سے آگے تھا وہ شاید آٹھ یا دس سال کا بچہ تھا۔ مجھے اس کے ماتحت کام کرنا تھا، اور گننا تھا ایک دو تین چار پانچ چھ سات آٹھ نو اور دس، کیونکہ روٹیوں کو دس کے ڈھیر میں رکھنا تھا۔ جب حضرت خلیفة المسیح الثانی کو اس کا علم ہوا تو مسکرائے اور فرمایا: یہ صاحب کل رات آئے تھے اور اب روٹی تقسیم میں کام کر رہے ہیں۔

نئی تنظیم کی بنیاد

میں جلد ہی حضرت خلیفة المسیح الثانی کی مصاحبت میں رہنے کا عادی ہو گیا۔ مجھے آپ کی پاک صحبت میں رہنے کی اتنی عادت ہو گئی کہ میں نے ان کو تجویز کیا کہ ہمیں ایک اور تنظیم کی بنیاد رکھنی چاہئے۔ انہوں نے میری طرف دیکھا اور کہا: تم نے کیا کہا؟ میں نے جواب دیا: ہمیں ایک اور تنظیم شروع کرنی چاہئے۔ آپ نے پوچھا: یہ تنظیم کیا کام کرے گی؟ میں نے جواب دیا میں امریکن سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کا سیکرٹری بن جاؤں گا۔ اس وقت وہاں صرف دو امریکن تھے، ایک کا نام عبد الشکور (کنزے)۔ آپ نے فرمایا: ضرور۔ یوں ہم نے ایک تنظیم شروع کر دی: رشید احمد سیکرٹری امریکن سٹوڈنٹس۔

امریکن سیکرٹری آف سٹیٹ کو خط

حضور نے اخبار میں پڑھا کہ جان فاسٹر ڈلس John Foster Dulles، امریکن سیکرٹری آف سٹیٹ، جرمنی جا رہا تھا تا رشین وفد سے ملاقات کر سکے۔ آپ نے فرمایا: یہ بالکل غلط ہے ان کو ترنت (جلد) خط لکھو۔

میں نے سیکرٹری آف سٹیٹ جان فاسٹر ڈلس کو خط لکھا اور کہا: آپ ہمیشہ روس گئے ہیں تا روسی وفد کے ساتھ فارن افیئرز پر تبادلہ خیال کر سکیں۔ رشین کبھی امریکہ نہیں آتے، صرف آپ ہمیشہ وہاں جاتے ہیں۔ یوں آپ تھرڈ ورلڈ کو یہ تاثر دے رہے ہیں کہ امریکہ روس کا دوست و ہم خیال ہے۔ جبکہ ان کو ہمیشہ روس کے در دولت پر جانا پڑتا ہے۔ کیا ایسا خوف کی وجہ سے کیا جا رہا ہے؟۔ اس لئے آپ کو روس نہیں جانا چاہئے۔

جان فاسٹر ڈلس نے یہ خط پڑھا اور جواب دیا:

رشید احمد سیکرٹری امریکن سٹوڈنٹس،

میں اس بات پر خوش ہوں کہ تم نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ وہاں کتنے امریکن طالبعلم ہیں اور تم کیا کرتے ہو؟

اب میری اہمیت میں اضافہ ہو گیا، ٹھیک۔ میں امریکن سٹوڈنٹس کا سیکرٹری ہوں۔

امریکن وزیر خارجہ سے ملاقات

حضرت خلیفة المسیح الثانی بیت الذکر تشریف لائے جہاں میں موجود تھا۔ آپ نے فرمایا: مسٹر رشید آپ کا وزیر شہر میں وارد ہوا ہے، جاؤ اس سے ملاقات کرو۔ میرا جواب ہمیشہ یہ ہوتا تھا: جی حضور۔ جس کا مطلب ہے جناب عالی میں ضرور کروں گا یا مر جاؤں گا۔ میں یہ عذر نہیں کر سکتا کہ جا نہیں سکتا اور پھر واپس آ کر کام نہ کرنے پر عذر لنگ پیش کروں۔ میں جی حضور کہہ چکا تھا۔ میں باہر گیا اور اخبار خریدا یہ معلوم کرنے کیلئے کون سا منسٹر شہر میں آیا ہے۔ پتہ چلا سیکرٹری آف سٹیٹ شہر میں وارد ہوا ہے۔ وہ اس وقت کراچی میں ہے اور میٹرو پول ہوٹل میں قیام پذیر ہے۔

میں تحریک جدید کے دفتر میں گیا انہوں نے ٹکٹ کیلئے رقم دی اور میں کراچی پہنچ گیا۔ مجھے شکاگو کے زندگی کے تجربات نے کیا سکھایا تھا؟ تم ہوٹل میں مت جاؤ گویا کہ تم کسی اعلیٰ افسر سے ملنا چاہتے ہو۔ تمہیں کرنا یہ ہے کہ وہاں کام کرنے والے ملازموں کے پاس جاؤ۔ وہ تمہیں ایسے ملیں گے جیسے کہ تم ہو اور تم ان سے ملو گے جیسے کہ وہ ہیں۔ وہ تمہیں ضرور کچھ بتلا دیں گے کیونکہ تم ان ہی میں سے ہو۔ چنانچہ میں ہوٹل پہنچ گیا اور دربان نے کہا منسٹر ڈاکٹر بنچ Dr. Bunch یہاں موجود ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کہاں ہے؟

”وہ نیچے کی منزل پر اپنے افراد قافلہ کے ساتھ ناشتہ کر رہا ہے“۔

میں نیچے کی منزل پر گیا تو دیکھا ڈاکٹر موصوف یورپین افراد اور پاکستانی اعلیٰ منسٹرز میں گھرا ہوا ہے۔ میں نے سوچا اس وقت مداخلت مناسب نہیں کیونکہ وہ سوچیں گے میں کھانا مانگنے آیا ہوں۔ میں نے انتظار کیا تاوقتیکہ وزیر موصوف باہر آ جائے۔

میں اس کے پاس گیا اور کہا: ”ڈاکٹر بنچ میں یہاں امریکہ سے آیا ہوں۔ میں آپ سے بات چیت کرنے کا خواہشمند ہوں۔“ اس نے جواباً کہا: ”وطن سے یہاں بہت دور آئے ہو، میں بھی یہاں وطن سے بہت دور ہوں“۔ میں نے کہا میں کچھ بات کرنے کا متمنی ہوں تو اس نے کہا میں پہلے کہہ چکا ہوں میرے پاس اس کیلئے وقت نہیں۔ میں نے کہا جب تک تم ایلی ویٹر تک پہنچو گے میں اپنی بات ختم کر چکا ہوں گا۔ اس نے کہا، تمہیں کیوں سمجھ نہیں آ رہی۔ میں نے پوچھا: ڈاکٹر بنچ مجھے کیا چیز سمجھ نہیں آ رہی۔ اس نے اب کہا: ان لوگوں کے پاس جاؤ وہ تمہاری میرے ساتھ ملاقات کا انتظام کر دیں گے۔ میں نے کہا: ڈاکٹر بنچ تم اور میں امریکہ سے ہیں۔ ہم بھائی بھائی ہیں۔ میں ان غیر ملکیوں کے پاس کیوں جاؤں کہ وہ میرے بھائی سے ملاقات کا انتظام کریں۔ اس کے ساتھ وفد کی ممبران نے گفتگو سنی یہ شخص کون ہے جو ڈاکٹر بنچ سے یوں بات کر رہا ہے۔ مجھے پتہ تھا اگر وہ تعاون کرے گا تو میں بھی تعاون کروں گا۔ اگر وہ مجھ سے گستاخانہ طریق سے پیش آیا تو مجھے خوب معلوم تھا اس کا کیا علاج ہے۔ میں اس کو اس کے سائز کے مطابق کاٹ دوں گا۔ وہ مجھ سے ایسے بات ہرگز نہیں کر سکتا۔ میں تو ساری زندگی شکاگو کی سڑکوں پر لوگوں کو باتوں میں پچھاڑتا رہا، یہ کون ہے۔

اب اس نے تعاون کیا اور کہا تم یہاں کیا کرنے آئے ہو، تم مجھے یہاں دو بجے ملنا چاہتے ہو، تم میری پریس کانفرنس میں آ سکتے ہو۔

میں نے کہا ڈاکٹر بنچ Bunch میں پریس کانفرنس میں دلچسپی نہیں رکھتا۔ میں نے اس کو کتاب احمدیت ...... پیش کی اور واپس ربوہ حضرت خلیفة المسیح الثانی کو رپورٹ دینے پہنچ گیا۔ حضور نے پوچھا تو کیا ہوا؟ میں نے حضور کو تمام واقعہ کا خلاصہ سنا دیا۔ آپ نے فرمایا: اب ہمیں معلوم ہوا یہ آدمی کیسا ہے۔ اس نے مساوات پر کتاب لکھی ہے مگر تمہارے ساتھ اس نے کیسا سلوک کیا۔ اس نے تمہارے ساتھ ایسا سلوک کیا گویا تم کچھ نہیں ہو اور وہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اب پتہ چلا وہ کیسا ہے۔ حضرت خلیفة المسیح الثانی کے ساتھ میری سرگرمیوں میں سے یہ ایک ہے۔

ایک چیز جو میں نے سیکھی ہے کہ جب انسان کسی سیاست دان سے بات کر رہا ہو اگر آپ میں کا لفظ استعمال کریں گے تو سیاست دان کے ساتھ کم گفتگو ہو گی۔ اگر آپ ہم کا لفظ استعمال کریں تو وہ آپ کو غور سے سنتے ہیں۔

کیا آپ کو معلوم ہے دعوت الی اللہ کا کیا مطلب ہے؟۔ پریچنگ۔ لیکن جب میں یہاں اپنے اردگرد ماحول کو دیکھتا ہوں تو ایسا لگتا ہے آپ میں سے بہت کم کو معلوم ہے دعوت الی اللہ کیا ہے۔ حاضرین کو دیکھیں۔ اس جلسہ گاہ کو کھچا کھچ بھرا ہونا چاہئے۔ پارکنگ لاٹ میں لوگوں کا ہجوم ہونا چاہئے، بشرطیکہ آپ میں جنون ہو وارفتگی ہو۔ آپ کے پاس صداقت ہے، احمدیت ہی صداقت ہے۔ احمدیت ہماری رہ نما ہے۔ لیکن داعی الی اللہ کہاں کہاں ہیں؟ ہمارے پاس داعی الی اللہ نہیں محض دعوے کرنے والے ہیں۔ اور یہ لوگ دعوے کن سے کرتے ہیں ایک دوسرے سے۔ یہ ایک واقعہ ہے جس نے مجھے رہنمائی دی۔

بقیہ از صفحہ 5: شذرات

مکانوں میں رہنے پر مجبور ہو گئے، اعتماد پیدا کرنے کے لئے مفتی کئی سال تک بھاری منافع دیتے رہے آمدن ختم ہوتے ہی مفتی صاحبان رفو چکر ہو گئے جس کے بعد لٹنے والے لوگ ان مفتیوں اور پیش اماموں کو ڈھونڈتے رہے تاہم وہ علاقے چھوڑ کر غائب ہو گئے ہیں رقوم لینے والے مفتیوں اور لٹنے والے سرمایہ کاروں کے مابین ہاتھا پائی اور لڑائی جھگڑے معمول بن گئے ہیں لیکن کسی صورت لوگوں کو اپنے رقوم نہیں مل پا رہیں۔ مفتیوں کے مضاربہ سکینڈل میں نوشہرہ کے ہزاروں شہریوں کے 2 ارب سے زائد ڈوب چکے ہیں۔

(روزنامہ جنگ 12 ستمبر 2015ء)

شہید کون

جناب نجیم شاہ صاحب اپنے کالم خاموش تماشا میں رقمطراز ہیں۔

ایک بات طے ہے کہ پاکستان میں کون شہید ہے اور کون نہیں یہ اختیار صرف میڈیا، سیاست دانوں یا پھر چند مذہبی جماعتوں کے پاس رہ گیا ہے۔ وہ جب چاہیں اور جیسے چاہیں شہادت کا سرٹیفیکیٹ جاری کر دیں۔ یہاں تک کہ ہم نے لفظ شہید کو بھی حقیقتاً ”شہید“ کر دیا ہے۔ آج اس ملک میں قوم پرست بھی شہید، لسانیت پرست بھی شہید، وطن پرست بھی شہید، ڈاکو بھی شہید ہے بس نہیں تو ایک ”شہید“ شہید نہیں ہے۔ جب تہذیبی گماشتوں کو شہید کہا جا سکتا ہے تو پھر ایک کتے کو کیوں نہیں؟

(روزنامہ صبح 9 نومبر 2013ء)

مکرم مرزا مبارک احمد صاحب

شذرات

اخبارات کے فکر انگیز حوالہ جات

آفات کیوں آتی ہیں

سہیل احمد اعظمی صاحب اپنے کالم اظہار خیال میں تحریر کرتے ہیں۔

آج امت مسلمہ جن اجتماعی گناہوں میں مبتلا ہے جن میں زنا، دھوکہ، چوری، جھوٹ، ناپ تول میں کمی، بے حیائی، عریانی، فحاشی، سودی کاروبار، والدین کی نافرمانی، زکوٰۃ وعشر ادا نہ کرنا، نماز، روزہ حج میں کوتاہی، شرکت وبدعات، دوسرے کا حق کھانا وغیرہ وغیرہ، وہ گزشتہ امتوں پر اجتماعی عذاب کا باعث بنے لیکن امت محمدیہ ﷺ اپنے نبی ﷺ کی دعاؤں کی بدولت آج اجتماعی عذاب سے محفوظ ہے اللہ تعالیٰ کبھی سیلاب بھیج کر اور کبھی زلزلہ، بدامنی دہشت گردی، آتش فشاؤں کا پھٹنا، سونامی وغیرہ سے انہیں اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم اور ہمارے حکمران کبھی بھی ناگہانی آفات کے وقت اجتماعی توبہ کی بجائے ڈیم بنانے، بند مضبوط کرنے موسم کی صحیح پیشن گوئی کرنے کا رونا روتے نظر آتے ہیں ڈیم جیسے قوم سباء جن پر 12 انبیاء اللہ تعالیٰ نے بھیجے تھے بنائے تھے آج کا سائنسی دور اس کی ابتدا تک بھی نہیں پہنچ پایا۔

ایک حدیث کا مفہوم حضرت ابو ہریرہؓ حضور کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب مال غنیمت کو دولت قرار دیا جائے گا اور جب امانت کو خیانت سمجھ لیا جائے گا اور جب زکوٰۃ وعشر کو تاوان اور جب علم دین کے لئے نہیں پڑھا جائے گا جب مرد عورت کی اطاعت کرے گا اور جب وہ ماں کی نافرمانی کرے گا اور اس کو رنج دے گا اور جب آدمی دوست کو قریب اور باپ کو دور کرے گا اور جب مسجدوں میں زور زور سے باتیں کی جائیں گے اور جب قوم کا فاسق آدمی ان کی سرداری کرے گا اور جب قوم کے معاملات کا سربراہ ان کا ذلیل ترین شخص ہوگا اور جب آدمی کی تعظیم اس کی برائی سے بچنے کیلئے کی جائے گی اور جب گانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی اور موسیقی کے آلات ظاہر ہوں گے اور جب شرابیں پی جائیں گی اور جب اس امت کے لوگ پچھلی امت کے لوگوں کو برا کہیں گے اور لعنت کریں گے تو ایسے وقت میں ان چیزوں کا انتظار کرنا سرخ آندھی، زلزلہ، زمین میں دھنس جانا، صورتوں کا مسخ اور تبدیل ہو جانا، پتھر برسنا ان پے در پے نشانیوں کا گویا وہ ایک موتیوں کی ٹوٹی ہوئی لڑی ہے جس سے پے در پے موتی گر رہے ہیں۔

(بحوالہ ترمذی شریف۔ مشکوٰۃ شریف جلد سوئم حدیث نمبر 5214)

اگر امت مسلمہ اپنی معاشرتی زندگی کا جائزہ لے اور اپنا محاسبہ کرے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ مذکورہ احادیث میں کون سے گناہ ہیں جن میں ہم مبتلا ہیں تقریباً 99% گناہ ہماری زندگی کا حصہ بن چکے ہیں جس کے باعث ہم پر سیلابوں، زلزلوں، ڈینگی، ظالم حکمرانوں، اولاد کی نافرمانی بے وقت بارشوں بے روزگاری ودیگر عذاب مسلط ہیں۔

(روزنامہ صبح پشاور 19 ستمبر 2014ء)

سیلاب نہیں عذاب

سید عرفان احمد شاہ صاحب اپنے کالم مہمان کالم میں لکھتے ہیں۔

سمندر اور دریاء اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھمے ہوئے ہیں ورنہ سمندر اور دریاؤں کو کنٹرول کرنا پوری کائنات کی تمام مخلوقات کے بس کی بات نہیں۔ جب یہ طے ہے کہ سمندر اور دریا اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھمے ہوئے ہیں تو پھر یہ بھی جان لیں کہ جب ان کا پانی آپے سے باہر ہوتا ہے تو اس کی وجہ ہماری نافرمانی، گستاخی اور منافقت جیسے گناہ ہیں۔ اصل میں یہ سیلاب نہیں عذاب ہیں ...... اللہ تعالیٰ کسی انسان کو تکلیف نہیں دیتا بلکہ ہم اپنے لئے خود ہی عذاب کا بندوبست کرتے رہتے ہیں۔ انسان اشرف المخلوقات یعنی تمام مخلوقات سے افضل ہے۔ سمندر، دریا، ہوائیں، زلزلے، طوفان، آگ اور دیگر تمام مخلوقات میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ انسان کو نقصان پہنچا سکیں پر جب انسان خود ہی اللہ تعالیٰ کے عذاب کو پکارے تو پھر کون ہے جو اُسے بچا پائے۔ جس قدر لوگ دنیا کے حکمرانوں کو مدد کے لئے پکارتے ہیں کہیں رب رحمٰن کو پکاریں تو ان پر کبھی قدرتی آفات نازل نہ ہوں بلکہ ان پر رحمت کے در کھل جائیں۔ لوگ اپنے والدین کے حقوق پورے نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ ان پر دنیا کی نعمتوں کی برسات ہو جائے۔ پوری قوم اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرے، معافی مانگے، رسول ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرے، نماز قائم کرے جیسا کہ حکم ہے، اولیاء اللہ کا ادب واحترام کرے۔ لقمہ حلال کھائے، امانتیں حق داروں کو لوٹا دے، سود کھانا بند کرے، عدل وانصاف کرے، ماں باپ کا احترام اور خدمت کرے ان کے سامنے اونچی آواز میں بات نہ کرے، اپنے بہن بھائیوں رشتہ داروں اور ہمسایوں کا خیال رکھے، کسی کا حق نہ کھائے، تو آسمان سے تو مدد نازل ہوگی اور ایسے بستیاں بس جائیں گی جیسے کبھی اُجڑی نہ تھیں۔ یہ سیلاب، زلزلے اور طوفان تو گستاخ قوموں پر نازل ہوا کرتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ فضل کرتا ہے ان کو یہ تمام کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

(روزنامہ صبح پشاور 18 ستمبر 2014ء)

پیارے رسولﷺ ہم شرمندہ ہیں

ڈاکٹر عبدالباسط صاحب اپنے کالم اظہار خیال میں رقمطراز ہیں۔

اے رحمۃ للعالمین ﷺ تمام انسانوں، جانوروں، چرند پرند، نباتات وحیوانات کے لئے سراپا رحمت ...... احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ ...... ہم شرمندہ ہیں، اس لئے کہ جو دین آپ ﷺ ہمارے حوالے کر کے گئے ہیں آج اس پھل دار درخت کی جڑیں کاٹنے میں منکرین کے ساتھ ساتھ ہم مسلمان بھی شامل ہیں ...... کوئی وقت تھا کہ ہم مسلمان ممتاز تھے اور آج ذلیل وخوار ہیں۔ وجہ صاف واضح ہے کہ دنیا کسی کو بھی مجبوری کے سوا سلام نہیں کرتی۔ لوگ ہمارا اور ہمارے جذبات کا احترام کریں ...... آخر کیوں ......؟ سائنس، ٹیکنالوجی معیشت ہر شعبہ ہائے زندگی میں ہم رو بہ زوال ہیں۔ کوئی ایک فن بھی ایسا نہیں ہے جو ہم اگر مغرب کو مہیا کرنے سے انکار کر دیں تو ان کی زندگی کا پہیہ جام ہو جائے۔ ہماری مسجدوں میں بچھائی جانے والی چٹائیوں سے لے کر فضاؤں کو مسخر کرنے والے میزائلوں اور ڈرونز تک کچھ بھی ہمارا اپنا نہیں ہے۔ اور تو اور ہمارے بچوں کو معذوری سے بچانے والے حفاظتی قطرے بھی ''غیروں'' کی مہیا کردہ امداد سے آتے ہیں۔ اس قدر پستی کے باوجود ہم نے زندگی کا سارا دارو مدار احتجاج اور ردعمل پہ رکھا ...... دنیا کے کسی کونے میں کسی غلیظ شخص نے اپنی گندی ذہنیت کا اظہار کیا تو ہم نے احتجاج کے نام پر اپنی شاہراہوں کے سارے اشارے توڑ دیئے، تمام درخت جلا دیئے، دفتروں کے باہر کھڑی عام لوگوں کی گاڑیوں کو آگ لگا دی اور یہ ظاہر کر دیا کہ ہم عاشق رسول ﷺ ہیں ...... نہیں ...... نہیں ...... ہم نے یہ سب عشق رسول ﷺ میں نہیں کیا بلکہ کل کے اخبار میں اپنی دو کالمی خبر چھپوانے کے لئے کیا۔ پرامن احتجاج کو کوئی کوریج نہیں دے رہا تھا اور ہم نے سڑک کے بیچ ٹائر جلا کر ساری ٹریفک روک دی، ہر طرف ہماری تنظیم اور جماعت کا نام لیا جانے لگا، ہم اور ہماری جماعت مشہور ہوگئی۔ یہ سب کچھ ہم عشق رسول ﷺ میں نہیں بلکہ میڈیا کوریج کیلئے کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ہمیں رحمۃ للعالمین ﷺ سے اتنی محبت ہوتی تو ہم سوچتے کہ جس گاڑی کو ہم آگ لگانے لگے ہیں وہ کسی غریب کا ذریعہ معاش یا کل عمر کی جمع پونجی بھی ہوسکتی ہے۔ لیکن ہم کیوں سوچتے ......؟ ہم تو منافق ہیں، ہم تو اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں غریب آدمی کو دھکے دیتے ہیں، یتیم کا مال ہڑپ کر کے ایک عالی شان بنگلہ تعمیر کرتے ہیں، اور اس میں ''محفل حمد ونعت'' منعقد کرتے ہیں ......

ہم تو ایسے منافق ہیں جو آپ ﷺ کا کلمہ بھی پڑھتے ہیں مگر پھر بھی بکرے کی جگہ گدھے کا گوشت فروخت کرتے ہیں اور کبھی نہیں سوچا کہ اس سے ہمارا ایمان جاتا رہے گا، بیوہ کے مکان پر قبضہ کر کے مدرسہ تعمیر کرتے ہیں۔ اس میں آپ ﷺ کی تعلیمات کا پرچار کرتے ہیں اور کبھی نہیں سوچا کہ اس سے بڑی ''توہین رسالت'' کیا ہوگی ......؟ مرچوں کی جگہ اینٹیں پیس کر فروخت کرتے ہیں اور کبھی نہیں سوچا ...... ہم کرپشن کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، ذخیرہ اندوزی ہمارا وطیرہ ہے، پٹرول کی قیمت سستی ہو جائے تو اس کی مصنوعی قلت کر کے اگلے پچھلے حساب برابر کر لیتے ہیں، ایک غریب مزدور اپنی پرانی موٹر سائیکل میں پٹرول ڈلوانے آئے تو اس کی مجبوری کا فائدہ کا اٹھاتے ہوئے 78 روپے لیٹر والا پٹرول 200 روپے فی لیٹر میں فروخت کرتے ہیں اور اس کے بعد شہر کی مرکزی شاہراہ پر نعرے لگاتے ہوئے اُمڈ آتے ہیں کہ ''حرمت رسول ﷺ پر جان بھی قربان ہے۔'' اے حبیب ﷺ کل ہماری پارلیمنٹ کے کچھ ارکان کہہ رہے تھے کہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت برداشت نہیں کی جائے گی، میں سوچ رہا تھا کہ برداشت نہیں کریں گے ...... تو پھر کیا کریں گے ......؟ اس کا جواب کسی کے پاس نہیں ہے۔ 65 برسوں سے جو لوٹ مار وہ کر رہے ہیں، کیا وہ اس سے توبہ کر لیں گے؟ کبھی بھی نہیں ...... کیا انہوں نے ایسے اقدامات اٹھائے کہ آج پاکستان فرانس کے برابر قد کاٹھ والا ملک ہوتا ......؟ کیا ہم یہ نہیں جانتے کہ اس وقت چارلی ہیڈو کی گستاخانہ حرکت کا بہترین جواب یہ ہے کہ ہم اپنا سر پیٹنے کی بجائے آپ ﷺ سے یہ عہد کریں کہ آج کے بعد آپ ﷺ کی کسی قول کی نافرمانی نہیں کریں گے ...... جانتے ہیں لیکن کرنا نہیں چاہتے، اس لئے کہ ہم یہ احتجاج عشق رسول میں نہیں بلکہ اپنی سیاسی دکانداری چمکانے کیلئے کر رہے ہیں۔

شیخ محشر میں جو پہنچے تو اعمال ندارد
جس مال کے تاجر تھے وہی مال ندارد

(روزنامہ صبح پشاور 29 جنوری 2015ء)

مضاربہ سکینڈل

نوشہرہ میں مقامی مفتیوں، پیش اماموں نے متقدیوں کو مضاربہ کا جھانسہ دے کر ماہانہ معاوضہ دینے کے لالچ میں ہزاروں لوگوں کو جمع پونجی سے محروم کر دیا ہے، کئی اماموں نے شترمرغ کے انڈوں کے کاروبار، صنعتی توانائی کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کرنے اور اس کے عوض بھاری ماہانہ منافع دینے کا لالچ اور اس کاروبار کو شرعی ثابت کرنے کے دینی دلائل سے دولت مند لوگوں کو اپنی جانب راغب کیا، نوشہرہ میں ہزاروں لوگ لالچ اور منافع کے چکر اور نیک لوگوں کے ہاتھوں میں رقم دے کر محفوظ سمجھنے لگے لیکن فتنہ کے اس دور میں مفتی بھی پاکباز نہ رہ سکے اور نوشہرہ کے ہزاروں لوگ جن میں بڑی تعداد بیواؤں کی ہے، مفتیوں کے ہاتھوں جمع پونجی سے محروم ہو گئے، انوکھے کاروبار کے منافع کو دیکھ کر شہریوں نے املاک، گھر بار بھی فروخت کر کے سرمایہ کاری کی نظر کر دیئے اور خود کرایہ کے

باقی صفحہ 4 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 122668 میں Qudrat Olabode

زوجہ Olabode قوم .... پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت 1997ء ساکن Asaka ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 1 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار Naira ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Qudrat Olabode گواہ شد نمبر 1۔ Mumeen S/o Bello گواہ شد نمبر 2۔ Ismahel S/o Okwuano

مسل نمبر 122669 میں Mufutau Mesiye

ولد Mesioye قوم .... پیشہ کسان عمر 36 سال بیعت 1990ء ساکن Ibese ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mufutau Mesiye گواہ شد نمبر 1۔ Kabiru S/o Adenle گواہ شد نمبر 2۔ Surakatec S/o Olayemi

مسل نمبر 122670 میں Abd. Rahmon

ولد Amusa قوم ...... پیشہ استاد عمر 46 سال بیعت 1997ء ساکن Ibeshe ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اپریل 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abd. Rahmon گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Hakeem S/o Showemumo گواہ شد نمبر 2۔ Saheed S/o Mikail

مسل نمبر 122671 میں Yekini A Olatunji

ولد Olatunji قوم .... پیشہ غیر ہنر مند مزدوری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ibese ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Yekini A Olatunji گواہ شد نمبر 1۔ Suraicatu S/o Kabiru S/o Abenle گواہ شد نمبر 2۔ Olayemi

مسل نمبر 122672 میں Taofeeqat Salam

زوجہ Abd Ganiy Salam قوم ..... پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Sabo ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Taofeeqat Salam گواہ شد نمبر 1۔ Mahmud S/o Alaka گواہ شد نمبر 2۔ Haroon S/o Idowu

مسل نمبر 122673 میں Falilat Popoola

زوجہ Popoola قوم .... پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت 1978ء ساکن Lesue ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 فروری 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Falilat Popoola گواہ شد نمبر 1۔ Haroon S/o Idowu گواہ شد نمبر 2۔ Mahmud S/o Alaka

مسل نمبر 122674 میں Mutiat Popoola

زوجہ M.A Popoola قوم ...... پیشہ پنشنر عمر 54 سال بیعت 1980ء ساکن Leslie ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 جنوری 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ 50 ہزار Naira ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Mutiat Popoola گواہ شد نمبر 1۔ Mahlqud S/o Alaka گواہ شد نمبر 2۔ Haroon S/o Idmu

مسل نمبر 122675 میں Lawal Sufiyata

زوجہ Lawal Shakipullah قوم .... پیشہ سول ملازمت عمر 35 سال بیعت 1990ء ساکن Ede ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 55 ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Lawal Sufiyata گواہ شد نمبر 1۔ Shakirullah S/o Lawal گواہ شد نمبر 2۔ Ibrahim S/o Adejimi

مسل نمبر 122676 میں Ganiyat

زوجہ Abdul Hameed قوم .... پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت 1996ء ساکن Ede ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار Naira ماہوار بصورت Stipend مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ganiyat گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Hameed S/o Abideeb گواہ شد نمبر 2۔ Ibrahim S/o Adejimi

مسل نمبر 122677 میں Olalkekan Fatimah

زوجہ Olalkean قوم .... پیشہ سول ملازمت عمر 36 سال بیعت 1987ء ساکن Ede ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 24 ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Olalekan Fatimah گواہ شد نمبر 1۔ Ahmad S/o Abd Raheem گواہ شد نمبر 2۔ Ibrahim S/o Abedjimi

مسل نمبر 122678 میں Alh .Yunus

ولد Showumi قوم .... پیشہ ریٹائرڈ عمر 78 سال بیعت 1985ء ساکن Asipa ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alh .Yunus گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Hakeem S/o Ariyo گواہ شد نمبر 2۔ Abdul Qahhar S/o Olowohm

مسل نمبر 122679 میں Boo Saka Sittu

ولد Shittu قوم .... پیشہ ڈرائیور عمر 67 سال بیعت 1975ء ساکن Adoekiyi ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 فروری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Boo Saka Sittu گواہ شد نمبر 1۔ Noordeen S/o Jubraeel گواہ شد نمبر 2۔ Razaq S/o Abd Rasheed

مسل نمبر 122680 میں Ghazal

ولد Lawal قوم .... پیشہ استاد عمر 55 سال بیعت 1983ء ساکن Ado-Ekiti ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 75 ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ghazal گواہ شد نمبر 1۔ Razaq S/o Abdrasheed گواہ شد نمبر 2۔ Noordeen S/o Jubrael

مسل نمبر 122681 میں Ismaeel

ولد Sheu قوم .... پیشہ کسان عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ikirun ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ismaeel گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Ganiy S/o Oladipupo گواہ شد نمبر 2۔ Hassan S/o Akintola

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

25 مارچ 2016ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	درس
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	نیشنل پیس سمپوزیم 19 مارچ 2016ء
7:35 am	سپینش سروس
8:05 am	پشتو مذاکرہ
8:05 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:20 am	علم الابدان
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم و درس
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 26 جون 2010ء
12:45 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
4:40 pm	تلاوت قرآن کریم
4:55 pm	سیرت النبی ﷺ
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:35 pm	سپین میں احمدیت
8:45 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:20 pm	خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ جرمنی

26 مارچ 2016ء

12:10 am	سیرت النبی ﷺ
12:50 am	Let's Find Out
1:20 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:05 am	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ جرمنی
6:45 am	سپین میں احمدیت
7:00 am	خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
11:40 am	الترتیل
12:10 pm	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 30 جون 2013ء
1:15 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:45 pm	سٹوری ٹائم
2:05 pm	سوال و جواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	وقت تھا وقت مسیحا
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ جرمنی

27 مارچ 2016ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
4:00 am	خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء
5:15 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
6:10 am	الترتیل
6:40 am	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ جرمنی
7:50 am	خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء
9:00 am	وقت تھا وقت مسیحا
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
12:55 pm	فیتھ میٹرز
1:55 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2014ء (سپینش ترجمہ)
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:15 pm	گلشن وقف نو
9:25 pm	گفتگو۔ مجیب الرحمٰن صاحب
9:55 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	گلشن وقف نو

وقف زندگی کا تسلسل کبھی ٹوٹنے نہ پائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2013ء میں فرماتے ہیں۔

خلافت کے منصب کا تو کام ہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم ''ذکّر'' پر عمل کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً یاددہانی کرواتا رہے تاکہ جماعت کی ترقی کی رفتار میں کبھی کمی نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ایک کے بعد دوسرا گروہ تیار ہوتا چلا جائے۔ جس طرح مسلسل چلنے والی نہریں، زمین کی ہریالی کا باعث بنتی ہیں۔ اسی طرح ایک کے بعد دوسرا دین کی خدمت کرنے والا گروہ روحانی ہریالی کا باعث بنتا ہے۔ جن علاقوں میں کھیتوں میں ٹیوب ویلوں یا نہروں کے ذریعوں سے کاشت کی جاتی ہے وہاں کے زمیندار جانتے ہیں کہ اگر ایک کھیت پر پانی مکمل لگنے سے پہلے پانی کا بہاؤ ٹوٹ جائے، پیچھے سے بند ہو جائے تو پھر نئے سرے سے پورے کھیت کو پانی لگانا پڑتا ہے اور پھر وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور پانی بھی۔ اسی طرح اگر اصلاح و ارشاد کے کام کے لئے مسلسل کوشش نہ ہو، یا کوشش کرنے والے مہیا نہ ہوں تو پھر ٹوٹ ٹوٹ کر جو پانی پہنچتا ہے، جو پیغام پہنچتا ہے، جو کوشش ہوتی ہے وہ سیرابی میں دیر کر دیتی ہے۔ تربیتی اور دعوت کے کاموں میں روکیں پیدا ہوتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر قوم میں ایسے گروہ ہر وقت تیار رہنے چاہئیں جو خدا تعالیٰ کے پیغام کے بہاؤ کو کبھی ٹوٹنے نہ دیں۔ پس اس لئے میں آج پھر اس بات کی یاددہانی کروا رہا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وقف نو کی جو سکیم شروع فرمائی تھی تو اس امید پر اور اس دعا کے ساتھ کہ دین کی خدمت کرنے والوں کا گروہ ہر وقت مہیا ہوتا رہے گا۔ یہ پانی کا بہاؤ کبھی ٹوٹنے کا نہیں۔ جماعت کے لٹریچر کا ترجمہ کرنے والے بھی جماعت کو مہیا ہوتے رہیں گے۔ (دعوت الی اللہ) اور تربیت کا کام چلانے والے بھی بڑی تعداد میں مہیا ہوتے رہیں گے اور نظام جماعت کے چلانے کے دوسرے شعبوں کو بھی واقفین کے گروہ مہیا ہوتے رہیں گے۔ (روزنامہ الفضل مورخہ 19 جنوری 2013ء)

واقفین نو جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا بابرکت عزم کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

محترم مولوی عبدالرحمان صاحب مجوکہ

محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفرؔ

محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفرؔ کا آبائی وطن ضلع ڈیرہ غازی خان تھا۔ ثم قادیان دارالامان ثم احمد نگر ربوہ۔

یہ عاجز راقم الحروف اگرچہ 1932ء کو بغرض حصول علم وارد دارالامان ہوا تھا۔ لیکن مولانا کے ساتھ تعارف اور تعلق و وابستگی اگست 1934ء میں ہوئی۔ جو بہ معرفت عبدالقادر صاحب سہرانی بلوچ ساکن بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان نصیب ہوئی۔ بندہ چشم دید حقائق کی بناء پر اپنے ان تاثرات کا ذکر کرتا ہے۔ جو بندہ کے دماغ میں کالنقش فی الحجر مرکوز ہیں اور انمٹ ہیں۔

ان کی علمی قابلیت کا اثر آج تک عاجز کے دماغ میں ثبت ہے۔ عربی زبان کے فاضل تھے اگرچہ کافی لوگ فاضل ہوئے اور دیکھے مگر عاجز کے علم اور تجربہ میں ہر فاضل اتنا متبحر نہیں ہوتا جس قدر وہ تھے۔ عربی ادب کے اتنے ماہر تھے کہ ان کے عربی قصائد عاجز نے پڑھے اور اخبارات میں چھپے دیکھے۔

فارسی زبان آج کل متروک کی طرح ہو چکی ہے۔ مگر ان کو فارسی زبان سے بھی خاص شغف تھا۔ اردو ادب کے وہ ماہر تھے۔ علم شعر میں بے حد دسترس حاصل تھی۔ قادر الکلام شاعر اور فی البدیہہ کہنے والے تھے۔ ان کے اخلاق حسنہ کے ہم گرویدہ تھے۔ محبت اور پیار ان کی فطری اور جبلی خاصہ تھی۔ سادگی کے ساتھ ذوق تھا۔ غذا سادہ، لباس سادہ، گفتگو میں سادگی غرضیکہ ہر روش میں سادگی نظر آتی تھی۔ شاید ناواقف آدمی بادی النظر میں ان کو بھولے قسم کا شخص ہی تصور کر لیتا تو عجب نہ تھا۔ کبر، ریاء، نخوت اور نفرت کا شائبہ بھی نہ تھا۔ حسد، بغض، عناد سے مبرا تھے۔ عقل خداداد ذہانت، دانشمندی اور امانت اور دیانت کے لئے صرف اتنا ثبوت کافی ہے کہ مصری صاحب کے فتنہ کے زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی نگاہ انتخاب ''کار خاص'' کے محکمہ کے لئے مولانا پر پڑی اور یہ کام نہایت دانشمندی اور ذہانت کے علاوہ دیانتدار اور امین شخص کا متقاضی تھا۔

غرضیکہ مولانا علم کے میدان میں متبحر عالم ماہر علوم، شاعری کے فن میں فی البدیہہ شاعر ادب عربی میں قصائد گو، اخلاق حسنہ کے مالک، سادگی پسند، اخلاق قبیحہ سے دور، کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے۔ عاجز کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے مدارج بلند کرے اور ان کی حسنات قبول فرما کر ان کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرماوے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

نیلامی سامان

دفتر نظامت جائیداد کے سٹور کی نیلامی مورخہ 4 اپریل 2016ء کو صبح 8:30 بجے وئیر ہاؤس صدر انجمن احمدیہ دارالنصر وسطی میں ہوگی خواہشمند حضرات استفادہ فرمائیں۔

برائے فروخت نیلامی سامان

کرسیاں، بیٹریاں، الیکٹرک واٹر کولر، A.C، گیزر، وہیل چیئر، فینسی لائیٹ، متفرق سکریپ، لوہا + پلاسٹک، لکڑی وغیرہ۔

نوٹ: نیلامی کی رقم موقع پر ادا کرنا ہوگی۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تعطیل طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال

مورخہ 26 تا 27 مارچ 2016ء طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ بند رہے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

چند اردو محاورات کے معنی

سر پر کفن باندھنا

''سر پر کفن باندھنا'' یا ''سر سے کفن باندھنا'' تہذیبی محاورات میں سے ہے اور اپنی معنویت کے لحاظ سے غیر معمولی ہے۔ بعض آدمیوں میں یا قوموں میں جان دینے کا جذبہ بہت شدت سے ہوتا ہے، وہ یہ کہتے بھی ہیں کہ ''میں سر سے کفن باندھے رہتا ہوں'' یعنی ہر وقت جان دینے کے لئے تیار ہوں۔ غالب نے کہا ہے۔

آج واں سر سے کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
عذر میرے قتل کرنے میں وہ اب لائیں گے کیا

غالباً یہ دستور بھی رہا ہے کہ جو لوگ جہاد میں حصہ لیتے تھے وہ اپنے سر سے کفن باندھتے رہتے تھے تاکہ شہید ہونے کے بعد کسی کو اُس کے کفن دفن کی فکر نہ ہو۔

سر گریبان میں ڈالنا

یہ محاورہ اُردو فارسی دونوں زبانوں میں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی سر جھکا کر سنجیدگی سے کسی بات کو لینا اور اپنی نارسائی یا غلطی کا اعتراف کرنا۔ سماج کے رویوں کا ہم محاورات میں جو مطالعہ کرتے ہیں اس کا اندازہ محاورے پر غور کرنے سے ہوتا ہے کہ ہم باعتبار فرد یا باعتبار جماعت دوسروں کیلئے یا پھر خود اپنے لئے کیا رویہ اختیار کرتے ہیں؟ سر گریبان میں ڈالنا اسی روش کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

(ڈاکٹر عشرت جہاں ہاشمی کی کتاب سے انتخاب)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 24 مارچ

طلوع فجر	4:46
طلوع آفتاب	6:06
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	6:25
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	31 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	18 سنٹی گریڈ

موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

24 مارچ 2016ء

6:15 am	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ جرمنی
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	نیشنل پیس سمپوزیم 19 مارچ 2016ء
1:55 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
6:55 pm	خطبہ جمعہ 18 مارچ 2016ء

گارڈن اسٹیٹ اینڈ موٹرز
پراپرٹی اور گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
آصف سہیل بھٹی: 0321-9988883
ساہیوال روڈ نزد سیکرٹر دارالعلوم (ب)

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہترین تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

ضرورت ہے
میٹرک، ایف اے پاس
چند ملازمین کی ضرورت ہے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون: 6211538

اعلیٰ کوالٹی
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
مناسب دام
اعلیٰ کوالٹی کی دالیں، چاول، سرخ مرچ، بیسن اور مصالحہ جات بازار سے با رعایت خرید فرمائیں
خرم کریانہ اینڈ سپر سٹور
کار کرایہ پر حاصل کریں۔
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ 03356749172

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

سکول شوز سیل میلہ
صرف -/200 روپے میں
مورخہ 25 مارچ 2016ء بروز جمعہ
مس کولیکشن اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبرز: 0323-4242399, 0300-4242399, 047-6215344
Email:aqomer@hotmail.com

ارشد کمپوزنگ سنٹر
ارشد محمود
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
0332-7077571, 047-6212810
E-mail:arshadrabwah@gmail.com
شادی کارڈز ● وزٹنگ کارڈز ● کیش میمو ● انعامی شیلڈز
نیم پلیٹ ● فلیکس ● سکیننگ کمپوزنگ انگلش، اردو، عربی، پنجابی

لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508, 0333-9795470

ایک نام
مغل بینکویٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412, 03336716317

کائنات ہومیو کلینک
اٹھرا، اولاد نرینہ، بچوں کا پیدا ہوکر فوت ہو جانا، معدے کا السر، بچوں کا سوکھا پن اور خواتین کے پیچیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے
ہومیو ڈاکٹر کشور باجوہ
3-4 ناصر آباد شرقی ربوہ 0342-6703013

SCHOOL OF CHAMPS
بالمقابل ابراہیم چکی دارالرحمت شرقی الف نزد بیت البشیر
0333-6705013, 0331-7724545, 047-6211551
داخلے جاری ہیں
Play Group To 5

سٹی پبلک سکول (دارالصدر جنوبی ربوہ)
داخلے جاری ہیں
سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 17-2016 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے داخلہ فارم دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
☆ بہترین عمارت، ماحول مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت
میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ
☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔
بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلے کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
رابطہ کے لئے: 047-6214399, 6211499

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

آندرے آس لینگویج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی ٹیچر ایف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

ضرورت کیشیئر، اکاؤنٹنٹ
سٹی پبلک سکول ربوہ میں ایک کیشیئر، اکاؤنٹنٹ کی پوسٹ کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے امیدوار جو اردو، انگلش کمپوزنگ جانتے ہوں، اپنی درخواستیں اور کوائف کے ساتھ دفتر سے رابطہ کریں۔
رابطہ: 6214399, 6211499

FR-10

طاہر آٹو ورکشاپ
اینڈ
رینٹ اے کار
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئین اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
نیز نیو ماڈل کار اور ہائی ایس مناسب کرایہ پر دستیاب ہے
فون: 0334-6360782, 0334-6365114

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden SM4 5BQ
00442036094712

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ و شال ہاؤس
لیڈیز وجینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی وکامدار ورائٹی پاکستانی وامپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ بنیان وجراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424, 0333-6593422
0300-9651583